اللہ جل جلالہ ربنا — خلافت راشدہ — یا اللہ مدد — حق چار یار — محمد ﷺ نبینا

یادگارِ حسین رضی اللہ عنہ

مصنف

وکیل صحابہ قائد اہلسنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

◆ خلیفہ مجاز و تلمیذ رشید شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

◆ بانی تحریک خدام اہل السنت والجماعت پاکستان

جامعہ عربیہ اظہار الاسلام، پنڈی روڈ، چکوال

کلماتِ ناشر

محرم الحرام شروع زمانے سے ہی سرخیوں میں رہا ہے۔ جنگ صفین اور پھر واقعہ کربلا کے بعد اس کا رخ بدلا۔ دو گروہ افراط وتفریط اختیار کر کے حد سے بڑھ گئے۔ ایک گروہ بارہ اماموں کو درجہ نبوت سے بھی بلند کر کے رافضی اور شیعہ مشہور ہوا۔ دوسرے گروہ نے سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت امام حسین اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی تنقیص کر کے خوارج کا لقب پایا۔

اہل السنت والجماعت ہمیشہ ان دونوں کے درمیان راہ اعتدال پر گامزن رہے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کو انہوں نے حقیقی مقام اور درجہ پر مانا۔ نہ شان بڑھا کر الوہیت کا درجہ دیا، نہ مرتبہ گرا کر رتبہ صحابیت سے گرایا۔

جب بھی محرم الحرام کا مہینہ آتا ہے تو دونوں گروہ حرکت میں آجاتے ہیں اور اپنے عقائد ونظریات کا خوب پرچار کرتے ہیں۔ علمائے اہل السنت والجماعت دونوں باطل نظریات کا رد کرتے ہوئے راہ اعتدال کی طرف راہ نمائی فرماتے ہیں۔

قائدِ اہل سنت، وکیل صحابہؓ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے دونوں فتنوں کا خوب تعاقب کرتے ہوئے تفصیلی اور مدلل کام کیا۔ زیر نظر رسالہ اس سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ البتہ عوام الناس کی رہنمائی کے لیے آپ نے یہ کتابچہ آج سے 45 سال قبل 21 محرم الحرام، 1398ھ بمطابق یکم جنوری 1978ء میں شائع کیا تھا۔

اس کتابچہ کو مکتبہ خلفائے راشدین، جامعہ عربیہ اظہار الاسلام، پنڈی روڑ، چکوال کے تحت دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ اسے جدید انداز طباعت کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ اس میں عنوانات کا اضافہ کیا گیا ہے اور حوالاجات کی جدید مطبوعات سے تخریج کی گئی ہے۔

اس میں کسی قسم کی لفظی غلطی کی طرف رہنمائی فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

کتاب

یادگارِ حسین رضی اللہ عنہ

مصنف

وکیل صحابہ قائد اہلسنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

طبع اوّل

21/محرم/1398ھ بمطابق یکم جنوری 1978ء

طبع دوم

یکم محرم الحرام 1445ھ بمطابق 19 جولائی 2023ء

باہتمام

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی جمیل الرحمن صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال

کمپوزنگ، ڈیزائننگ

احتشام الحسن

0331-8468887

ناشر

مکتبہ خلفائے راشدین، پنڈی روڈ، چکوال

0306-5523264 0331-8468887

فہرستِ مضامین

یادگارِ حسین رض

سواد اعظم اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزیدی اقتدار کے خلاف اپنے مؤقف پر قائم رہتے ہوئے معرکہ کربلا میں جو قربانی پیش کی ہے، اس میں آپ کو اپنی بلند شان کے مطابق مرتبہ شہادت نصیب ہوا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ دین و شریعت کے مبلغ اور محافظ تھے۔ خلوص و تقوی کا پیکر تھے۔ حسب ارشاد نبوی جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ آپ کی شخصیت محض ذاتی اور خاندانی اقتدار کی حوس سے بالاتر ہے۔ آپ نے جو کچھ کیا دین کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کیا۔

بعض مدعیان اسلام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید نہیں مانتے۔ یہ لوگ خارجیت کے علمدار ہیں۔ یا غیر شعوری طور پر ان سے متاثر ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مفصل مکتوب میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو شرعی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ یہ فارسی مکتوب حضرت نانوتوی کے مجموعہ مکتوبات بنام " قاسم العلوم " میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کے مترجم جناب مولانا پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب شیرکوٹی فاضل دیوبند مرحوم ہیں۔ اس مکتوب میں حضرت مرحوم فرماتے ہیں کہ:

چوں ایں مقدمات شانزدہ گانہ تمہید یافت اعتراض شیعان خود پاش پاش شد و بطور سنیاں در شہادت جگر گوشہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام

الشہداء آں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ وعن اولادہ جائے انگشت نہادن نماند و ہم چنیں درولی عہد کردن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید پلید را خدشہ موجب انکار نہ برآمد۔

ترجمہ: جب یہ سولہ مقدمات تمہید کے طور پر بیان ہو گئے تو شیعوں کے اعتراض کی دھجیاں بکھر گئیں اور سنیوں کے طرزِ فکر کے مطابق رسول انس و جن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر گوشہ شہداء کے امام حضرت حسین رضی اللہ عنہ وعن اولادہ کی شہادت پر انگلی اٹھانے کی گنجائش نہ رہی اور اسی طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یزید پلید کو ولی عہد بنانے میں کوئی خدشہ موجود موجب انکار نہ نکلا۔ (1)

امام حسینؓ کے بارے میں افراط و تفریط:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت زیادہ افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ رافضی آپ کو دیگر ائمہ اہل بیت کی طرح بذریعہ وحی خدا کی طرف سے نامزد امام معصوم مانتے ہیں اور حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ، حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ اور حضرت عیسیٰؑ روح اللہ وغیرہ انبیائے سابقین علیہم السلام سے بھی افضل مانتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

اور خارجی فرقہ کے لوگ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی کافر قرار دیتے ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ کی توہین و تکفیر کرتے ہیں، لیکن اہل السنت والجماعت ان دونوں کے خلاف مسلک حق و اعتدال پر قائم ہیں۔ وہ ان کو اپنے اپنے درجہ پر تسلیم کرتے ہوئے ان کی محبت کو جزو ایمان قرار دتے ہیں۔ نہ انبیاء اور خلفائے راشدین پر ان کو فوقیت دیتے ہیں اور نہ کسی پہلو سے ان کی تنقیص و توہین کرتے ہیں۔

1.... قاسم العلوم مترجم اردو، ص: 173

امامت کی اقسام:

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”منصب امامت“ میں امامت کی متعدد اقسام بیان کیے ہیں۔ چناں چہ فرماتے ہیں:

پس خود خلیفہ سیاست ایمانی میں نبی کی مشابہ ہے اسی واسطے سے امام کہتے ہیں۔ پس نمازیوں کی جماعت کا متبوع ادائے نماز میں نبی کے مشابہ ہے اور وہی نماز کا امام ہے۔ حاصل کلام یہ کہ جو کوئی مذکورہ کمالات میں سے کسی کمال میں انبیاء اللہ سے مشابہت رکھتا ہو وہی امام ہے۔

وہ کمال لوگوں کے درمیان خواہ اس لقب سے مشہور ہو یا نہ۔ پس بالضرور کوئی اکابر امت میں امام المحبوبین ہوگا، کوئی امام المعظمین فی الملائکہ المقربین، کوئی امام السادات، کوئی امام الملھمین، کوئی امام القضاۃ اور کوئی امام المجتہدین ہوگا وغیرہ۔ (1)

نیز فرماتے ہیں:

پس مطلق لفظ امام سے صاحب امامتِ باطنہ سمجھا جاتا ہے اور بس کسی امام سے ظہور ہدایت کی قلت اس کے درجہ علو و کمال سقوط یا کمی کا باعث نہیں بن سکتی۔ یہی ائمہ اہل بیت ہیں کہ ان میں سے ایک امام جعفر صادق جو پیشوائے عالم اور رہنمائے بنی آدم ہیں۔ ایک ان میں سے ان کے جدّ امجد حضرت سجاد ہیں، جو سوائے چند اکابر اہل بیت کے بہت کم لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ (2)

1.... منصب امامت مترجم اردو: 59

2.... منصب امامت مترجم اردو: 76

اور تحریر فرماتے ہیں:

امامت تامہ کو خلافت راشدہ خلافت علیٰ منہاج النبوت اور خلافت رحمت بھی کہتے ہیں۔

اہل سنت کا نظریہ اعتدال:

بعض لوگ ان حضرات کے لیے امام کا لفظ بھی ناجائز قرار دیتے ہیں اور ان کو اہل بیت بھی تسلیم نہیں کرتے۔ یہ دراصل خارجی مشن کے اثرات ہیں جو شعوری اور غیر شعوری طور پر اہل سنت کے عنوان سے پھیلائے جا رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مجددین و محدثین وغیرہ بھی لفظ امام اور اہل بیت کے مفہوم سے ناآشنا رہے ہیں اور سنّیت کے نام سے یہ طریق تبلیغ و اصلاح مذہب اہل السنت والجماعت کو ہی مجروح کرنے والے ہیں۔

حضرت مجدد کا ارشاد:

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

> پس محبت حضرت امیر رضی اللہ عنہ شرط تسنن آمد و آنکہ ایں محبت ندارد از اہل سنت خارج گشت و خارجی نام یافت۔ و آنکہ در محبت امیر طرف افراط اختیار کرد و زیادہ از انچہ شاید بوقوع آورد و غلو دراں محبت نمود و بہ سبب ردّ و طعن اصحاب خیر البشر علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام زبان کشود و ترک طریق صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کرد رافضی نام یافت۔
>
> پس اہل سنت متوسط اند درمیان افراط محبت امیر و درمیان تفریط آں محبت کہ روافض و خوارج اختیار کردہ ..... الخ

ترجمہ: پس امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت اہل سنت ہونے کی شرط قرار پائی۔ اور جو شخص یہ محبت نہیں رکھتا وہ اہل سنت سے خارج ہوگیا اور خارجی نام پایا۔ اور جس نے حضرت علیؓ کی محبت میں افراط وغلو اختیار کیا اور آپ کو ان کے اصلی مقام سے بڑھا دیا۔ اور حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے خلاف ردّ و طعن کی زبان کھولی۔ اس نے رافضی نام پایا۔

پس اہل سنت حضرت علیؓ کی محبت کے بارے میں اعتدال پر ہیں کہ نہ رافضیوں کی طرح آپ کی محبت میں غلو کرتے ہیں اور نہ خارجیوں کی طرح آپ کی محبت میں کمی کرتے ہیں۔ (1)

نیز حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں:

محبت امیر رفض نیست۔ تبرّی از خلفائے ثلثہ رفض است.

ترجمہ: حضرت علیؓ سے محبت رکھنا رفض وشیعیت نہیں ہے۔ رفض تو یہ ہے کہ خلفائے ثلثہ (حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ) سے تبرّی (بیزاری) اختیار کی جائے۔ (2)

فرماتے ہیں:

چگونہ عدم محبت اہل بیت در حق اہل سنت گمان بردہ شود کہ آں محبت نزد ایں بزرگواراں جزو ایمان است۔

ترجمہ: یہ کیوں کر گمان کیا جاسکتا ہے کہ اہل سنت کو اہل بیت سے

1.... مکتوب امام ربانی: 51/2:2

2.... مکتوب امام ربانی: 52/2:2

محبت نہیں ہے جب کہ اہل سنت کے بزرگوں کے نزدیک اہل بیت کی محبت جزو ایمان ہے۔اور وہ سلامتی خاتمہ کو ان کی محبت کی پختگی کے ساتھ وابستہ مانتے ہیں۔الخ (1)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں جا بجا سنی عقیدہ کے برحق ہونے پر مضبوط دلائل پیش کرتے ہیں۔حضرت علیؓ المرتضیٰ کو چوتھا برحق خلیفہ راشد تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے جو اختلاف کیا وہ فروعی اور اجتہادی اختلاف تھا۔ حضرت معاویہؓ کے خلوص نیت پر شبہ نہیں ہوسکتا اور حضرت علیؓ کا موقف گو صحیح تھا لیکن اجتہادی غلطی کی وجہ سے حضرت معاویہؓ پر طعن نہیں کر سکتے، لیکن حضرت مجدد الف ثانی یزید کو صالح و مصلح نہیں مانتے بل کہ اسے فاسق قرار دیتے ہیں۔ چناں چہ فرماتے ہیں:

یزید بے دولت از زمرہ فسقہ است۔

ترجمہ: یزید بے نصیب فاسقوں کے زمرہ میں شامل ہے۔(2)

یہاں بطور نمونہ حضرت مجدد الف ثانی کے ارشادات اس لیے پیش کر دیے گئے ہیں تا کہ اہل السنت والجماعت کو معلوم ہو جائے کہ امام حسینؓ وغیرہ اہل بیت کی محبت جزو ایمان ہے اور آج کل خارجیت سے متاثر یا مذہب اہل سنت سے ناواقف بعض سنی مسلمان بھی جو بلا تامل یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ حسینؓ قتل کیے گئے تو کیا ہوا وہ یزید کے مقابلے میں کیوں گئے تھے وغیرہ۔تو اس قسم کی گستاخیاں باتوں سے امام حسینؓ کو تو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔البتہ گستاخی کرنے والے اپنے ایمان کا ہی نقصان کرتے

1.... مکتوب امام ربانی: 2/ 52

2.... مکتوب امام ربانی: 1/ 275

ہیں۔

فضائل امام حسینؓ:

حضرت امام حسینؓ کوئی آج کل کے سیاسی لیڈر تو نہیں ہیں کہ ان کے متعلق اپنے اپنے جذبات کے تحت تبصرہ کر لیا جائے۔اور سنی مسلمان کیوں کر گستاخی کا مرتکب ہوسکتا ہے؛ جب کہ مذہب اہل سنت کی کتب حدیث میں ان کے مخصوص فضائل مذکور ہیں: مثلاً مشکوٰۃ شریف میں ہے:

1...قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنة.(1)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

یہ حدیث ترمذی شریف میں ہے۔

2...عن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک؟قال: الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمة ادعی لی ابنیّ، فیشمھما ویضمّھما الیه.(2)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں سے سب سے زیادہ پیارے کون ہیں؟ تو فرمایا حسنؓ اور حسینؓ۔اور آپ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس

1....رواہ الترمذی:5 / 656،رقم:3768،وقال: ھذا حدیث حسن صحیح طبع بیروت

2....رواہ الترمذی:5 / 657-658،رقم:3772،وقال ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ من حدیث انس.

بلالو۔ پھر آپ ان دونوں کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگا لیتے۔

یہ حدیث بھی ترمذی شریف میں ہے۔

3... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم حسین منی، وانا من حسین، احب اللہ من احب حسیناً، حسین سبط من الاسباط.(1)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ جو شخص حسین سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے۔ جو شخص حسین سے محبت رکھتا ہے اللہ اس سے محبت رکھتا ہے۔ حسین میری بیٹی کی اولاد سے ہیں۔

یہ حدیث ترمذی شریف میں ہے۔

4... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین دونوں کے متعلق فرمایا:

اللھم انی اُحبھما فاَحِبّھما و اَحِبَّ من یحبھا.(2)

ترجمہ: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ اور اس شخص سے بھی محبت رکھ جو ان دونوں سے محبت رکھتا ہے۔

یہ حدیث بھی ترمذی شریف میں ہے۔

اہل سنت کے نزدیک اہل بیت کون؟

مندرجہ احادیث میں سے حدیث نمبر 2 سے یہ ثابت ہوگیا کہ امام حسنؓ اور

1.... رواہ الترمذی: 5 / 658، رقم: 3775، قال ابوعیسیٰ: ھذا حدیث حسن

2.... رواہ الترمذی: 5 / 661، رقم: 3782، قال ابوعیسیٰ: ھذا حدیث حسن صحیح

امام حسینؓ بھی اہل بیت میں شامل ہیں ۔اور یہ عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے از روئے قرآن اہل بیت ہونے کے منافی نہیں ہے ۔ چناں چہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ احزاب کی آیت تطہیر کے تحت لکھتے ہیں کہ:

بہر حال اہل بیت میں اس جگہ ازواج مطہرات کا داخل ہونا یقینی ہے بل کہ آیت کا خطاب اولاً ان ہی سے ہے، لیکن چوں کہ اولاد و داماد بھی بجائے خود اہل بیت، (گھر والوں) میں شامل ہیں، بل کہ بعض حیثیات سے وہ اس لفظ کے زیادہ مستحق ہیں جیسا کہ مسند احمد کی ایک روایت میں احق کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے ۔اس لیے آپ کا حضرت فاطمہ، علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر اللھم ھؤلاء اھل بیتی وغیرہ فرمانا یا حضرت فاطمہ کے مکان کے قریب گزرتے ہوئے:

الصلاۃ اھل البیت یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس الخ

سے خطاب کرنا اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیے تھا کہ گو آیت کا نزول بظاہر ازواج کے حق میں ہوا اور انہی سے تخاطب ہو رہا ہے، مگر یہ حضرات بھی بطریق اولیٰ اس لقب کے مستحق اور فضیلت تطہیر کے اَہل ہیں ۔ باقی ازواج مطہرات چوں کہ خطاب قرآنی کی اوّلین مخاطب تھیں، اس لیے ان کی نسبت اس قسم کے اظہار اور تصریح کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ۔(1)

خارجیوں کا طریقہ واردات:

بہر حال احادیث شریف کی روشنی میں سنی مذہب کے اندر رہ کر کوئی شخص

1....تفسیر عثمانی:2/ 353،سورۃ الاحذاب،آیت:33۔فائدہ نمبر:47،دارالاشاعت کراچی

ان حضرات کے اہل بیت اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول و محبوب ان حضرات کا انکار نہیں کر سکتے۔اس لیے محمود عباسی نے اپنی کتاب" خلافت معاویہؓ و یزید" میں صحیح مسلم شریف کی مندرجہ حدیث کو وضعی (من گھڑت) قرار دے دیا ہے۔جس میں حضرت علی وغیرہ ائمہ کے لیے اللھم ھؤلاء اھل بیتی فرمایا گیا ہے۔(1)

بہر حال عباسی کی" خلافت معاویہؓ و یزید" ہو یا ابو الاعلیٰ مودودی کی" خلافت وملوکیت" دونوں میں افراط وتفریط پائی جاتی ہے۔اور دونوں کتابیں اپنے اپنے دائرہ میں خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق سواد اعظم اہل سنت کے صحیح عقائد کو مجروح کرنے والی ہیں۔اللہ تعالیٰ خلافِ حق ان جدید نظریاتِ باطلہ سے امتِ مسلمہ کو محفوظ رکھیں۔آمین یا الہ العالمین

ماتم وتعزیہ کے مظاہرے:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ اہل بیت کے متعلق مختصر طور پر مذہب اہل السنت والجماعت کا برحق عقیدہ اوپر لکھ دیا گیا ہے۔حضرت امام حسین شہید ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، لیکن روافض نے جس طرح ان کو انبیائے سابقین علیہم السلام پر فضیلت دے کر غلو اختیار کیا ہے اسی طرح انہوں نے شہید کربلا کی یادگار میں نوحہ و ماتم سینہ کوبی، زنجیر زنی اور تعزیہ و دلدل (ذوالجناح) کے جلوسوں اور مظاہروں کو امام حسینؓ کی محبت کا شرعی تقاضا اور کارِ ثواب سمجھا ہوا ہے۔یہ حضرت امام حسینؓ کے مشن اور مقصدِ حیات کے بالکل خلاف ہے۔

شیعہ مذہب کی احادیث میں ماتمی افعال ناجائز ہیں:

محبت شرعی کا تقاضا محبوب کی اتباع ہے نہ کہ خلاف ورزی۔اگر تحقیق و انصاف سے کام لیا جائے تو شیعہ مذہب کی احادیث کے تحت بھی یہ مُروَّجہ ماتمی افعال

1...خلافت معاویہ و یزید:93،حارث پبلی کیشنز،سنہ طباعت،2019ء

شرعاً ناجائز ہیں جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خود امام حسین رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا ہے، چناں چہ:

1... دورِ حاضر کے مشہور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے سورۃ الممتحنہ کی آیت ولا یعصینک فی معروف کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: کافی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے مکہ فتح کیا تو مردوں نے بیعت کی پھر عورتیں بیعت کرنے آئیں تو خدا نے یہ پوری آیت نازل فرمائی۔ یایھا النبی۔ اس وقت ہندہ نے تو کہا کہ ہم نے اپنے بچوں کو جب کہ وہ چھوٹے تھے پرورش کیا اور جب وہ بڑے ہوئے تو آپ نے قتل کر ڈالا اور ام الحکم بنت حارث بن ہشام نے جو عکرمہ بن ابی جہل کے نکاح میں تھی یہ عرض کی کہ وہ نیکی جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم اس میں آپ کی نافرمانی نہ کریں وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ اپنے رخساروں پر طمانچے نہ مارو، اپنے منہ نہ نوچو، اپنے بال نہ کھولو، اپنے گریبان چاک نہ کرو، اپنے کپڑے کالے نہ رنگو اور ہائے وائے کر کے نہ روؤ۔ پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی باتوں پر جو آیت و حدیث میں مذکور ہیں بیعت لینی چاہی۔ (1)

اور یہی حدیث تفسیر قمی میں بھی منقول ہے:

2... میدان کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ حضرت زینب کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ: اے خواہر گرامی تم کو میں قسم

1... ترجمہ مقبول استقلال پریس لاہور بار پنجم تعداد ایک ہزار

دیتا ہوں کہ جب میں شہید ہو کر بعالم بقا رحلت کروں گریبان چاک نہ کرنا اور منہ نہ نوچنا، واویلا نہ کرنا۔ پس اپنی حرم کو فی الجملہ تسلی و دلاسہ دے کے تہیہ سفر آخرت درست کیا۔(1)

شیعہ مذہب کی تفاسیر و احادیث کی بنا پر تو یہ ماتمی افعال و رسوم ناجائز ہیں۔ جن کو امام حسینؓ کی یادگار کے نام سے ملک میں پھیلایا جا رہا ہے، لیکن شیعہ فرقہ کے علماء اگر مروجہ ماتم کو کارِ ثواب ہی قرار دیتے ہیں تو جو چاہیں اختیار کریں۔

اہل سنت کی خدمت میں:

مگر مسلمانانِ اہل السنت والجماعت کے لیے تو ان ماتمی افعال کے جائز ہونے کی کوئی گنجائش نہیں؛ کیوں کہ دیوبندی ہوں یا بریلوی اہل سنت کے علماء ماتم و تعزیہ وغیرہ کو ناجائز اور حرام ہی قرار دیتے ہیں اور علمائے اہل حدیث کے نزدیک بھی یہ امور ناجائز ہی ہیں۔ مسئلہ ماتم کے موضوع پر میرا ایک مختصر رسالہ" ہم ماتم کیوں نہیں کرتے" اور ایک ضخیم کتاب" بشارت الدارین" (صفحات 617) شائع ہو چکے ہیں جن میں اہل سنت کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کی تفصیل موجود ہے۔ یہاں بطور اختصار بعض حوالاجات حسب ذیل ہیں:

ماتم کی ممانعت قرآن سے:

1 ...جنگ اُحد میں کفار قریش کے مقابلہ میں ستر اصحابؓ شہید ہوئے تھے۔ اور خود حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے۔ طبعاً یہ المناک واقعہ تھا، لیکن شرعی پہلو سے چوں کہ ان اصحاب کو شہادت کا بلند مقام نصیب ہوا۔ اور ان کی یہ قربانی قابل فخر تھی۔ راہ حق میں مصائب و تکالیف کی وجہ سے ہی مجاہدین کے کمالات صبر و استقامت نمایاں ہوتے ہیں اور مومنین کے اس قسم

---

1 ...جلاء العیون مترجم اردو جلد دوم، صفحہ 178 مصنفہ علامہ باقر مجلسی انصاف پریس لاہور

کے امتحانات میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے شہدائے احد کے متعلق یہ ارشاد فرمایا:

لا تھنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین. (1)

ترجمہ: اور نہ تم سست ہو اور نہ غم کھاؤ اگر تم مؤمن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

اس آیت میں جب اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو شہدائے احد کا غم باقی رکھنے سے منع فرما دیا ہے تو غم والم کی بنیاد پر ماتم کی ہر شکل شرعاً ممنوع قرار دی جائے گی۔

حفیظ جالندھری کے اشعار:

شاعر اسلام حفیظ جالندھری نے شہدائے احد کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنے اشعار میں کیا خوب بیان کیا ہے

ہوا ارشاد بے شک قدرتی ہے غم جدائی کا
مسلماں کو نہیں واجب مگر شیوہ دہائی کا

تمہیں اسلام صبر و ضبط کی تلقین کرتا ہے
صبوری کی خدائے پاک خود تحسین کرتا ہے

شہید اک مقصدِ اعلیٰ کی خاطر دے کے قربانی
نویدِ زندگی لاتے ہیں بہرِ نوعِ انسانی

---

1 ... پارہ: 4، سورۃ: آل عمران، رکوع 14

ہمیشہ احترام ان کا فروغ آدمیت ہے
مگر یہ پیٹنا رونا تو رِسم جاہلیت ہے

نہ جانو مردہ آبِ تیغ کے لذتِ چشیدوں کو
خدا ضائع نہیں کرتا کبھی اپنے شہیدوں کو
(1)

لہذا یہ بکًا، یہ پیٹنا، یہ سوگ، یہ ماتم
یہ کپڑے پھاڑنا، یہ بَین کرنا، بیٹھ کر باہم

کرو پرہیز ان سے جاہلیت کی ہیں یہ باتیں
بجائے ان کے لازم ِشکرحق ہے اور مناجاتیں

یہ ارشادات والا سن کے لوگوں کو سکون آیا
سمجھ میں معنی انا الیہ راجعون آیا

ہوا امت کا شیوہ آج سے ضبط و شکیبائی
مٹی افسردگی، گلزار ہستی میں بہار آئی
(2)

1...آیت قرآنی: و لا تقولو المن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون کی طرف اشارہ ہے۔

2...شاہنامہ اسلام: 4/65 (طبع نو، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت 2006ء، حصہ چہارم، باب سوم: 579

ماتم کی ممانعت حدیث سے:

(2) صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب و دعا بدعوی الجاهلیة(1)

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح پکارے چلّائے۔

سیرت کی مشہور کتاب رحمت للعالمین جلد اوّل میں فتح مکہ کے بیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کی بیعت کے متعلق لکھا ہے کہ:

عورتوں سے یہ بھی اقرار لیے جاتے تھے: کسی کے سوگ میں منہ نہ نوچیں گی، طمانچوں سے چہرہ نہ پیٹیں گی، نہ سر کے بال کھولیں گی، نہ گریبان چاک کریں گی، نہ سیاہ کپڑے پہنیں گی اور نہ قبر پر سوگواری میں بیٹھیں گی۔(2)

قرآن و حدیث کے ان واضح ارشادات کے بعد کیا کوئی عالم مروجہ ماتمی مظاہروں کے دیکھنے سننے کا فتویٰ دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہی وجہ ہے ہر دور میں علمائے اہل السنت والجماعت اس قسم کے ماتمی منکرات کی واضح تردید کر کے امت کی رہنمائی فرماتے رہے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کا فتوی:

(1) چناں چہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مجلس ماتم کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

1...صحیح البخاری: 1 / 436، رقم: 1235 طبع بیروت

2...رحمت للعالمین، 1 / 123، مکتبۃ الحسن، اردو بازار، لاہور، اشاعت: اپریل 2014ء

(ا)اس مجلس میں بہ نیت زیارت وگریہ زاری کے بھی حاضر ہونا ناجائز ہے۔اس واسطے کہ اس جگہ کوئی زیارت نہیں کہ زیارت کے واسطے جائے اور وہاں چند لکڑی جو تعزیہ دار کی بنائی ہوئی ہے وہ قابل زیارت نہیں بل کہ مٹانے کے قابل ہے۔الخ

(ب)اور فاتحہ و درود شریف پڑھنا فی نفسہ درست ہے،لیکن ایسی جگہ یعنی مجلس تعزیہ داری میں پڑھنے سے ایک طرح بے ادبی ہوتی ہے۔اس واسطے کہ ایسی مجلس اس قابل ہے کہ مٹادی جائے اور ایسی مجلس میں نجاست معنوی ہوتی ہے اور فاتحہ و درود اس جگہ پڑھنا چاہیے جو نجاست ظاہری و باطنی سے پاک ہو۔الخ (1)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا فتویٰ:

(2) دیوبندی مسلک کے عظیم مقتداء قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے فتاوی میں حسب ذیل سوال و جواب منقول ہے:

(ا) سوال: یوم عاشورہ کو یوم شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ گمان کرنا و احکام ماتم و نوحہ و گریہ زاری و بے قراری کے برپا کرنا اور گھر گھر مجالس شہادت نامہ منعقد کرنا اور واعظین کو بھی بالخصوص ان ایام میں شہادت نامہ یا وفات نامہ بیان کرنا خاص کر روایات خلاف وضعیفہ سے۔اور یہ کل امور بدعات و معصیت ہیں یا نہیں۔بینوا توجروا (2)

جواب: ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بمشا بہت روافض کے

1...فتاویٰ عزیزی:165،مطبوعہ سعید کمپنی کراچی
2...فتاویٰ رشیدیہ:105

منع ہے اور ماتم ونوحہ کرنا حرام ہے۔ الخ

(ب) سوال: غم کرنا امام حسینؓ کا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غم اس وقت تھا جب آپ شہید ہوئے۔ تمام عمر غم کرنا کسی واسطے شرع میں حلال نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (1)

مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم کا فتویٰ:

(3) بریلوی مسلک کے امام حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم کے فتاویٰ میں ہے:

(ا) سوال: محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے کہ وہ مناہی اور منکرات سے مملو ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم (2)

(ب) تعزیہ بنانا اور اس پر نذر نیاز کرنا، عریض بامید حاجت برای لٹکانا اور بہ نیت بدعت حسنہ اس کو داخل حسنات جاننا کتنا گناہ ہے؟

جواب: افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت و ممنوع و ناجائز ہیں، انہیں داخل ثواب جاننا اور موافق شریعت اور مذہب اہل سنت ماننا، اس سے سخت تر دخطائے عقیدہ جہل اشد ہے۔(3)

(ج) تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض وروگردانی کریں۔ اس طرف دیکھنا ہی نہ چاہیے۔(4)

1...فتاویٰ رشیدیہ:571　　2...عرفان شریعت:15

3...رسالہ تعزیہ داری:15　　4...عرفان شریعت، حصہ اوّل:15

یادگار حسین رضی اللہ عنہ:

جب مروجہ افعال ماتم قرآن وحدیث کے ارشادات کے تحت حرام ہیں اور علمائے اہل السنت والجماعت بھی ہمیشہ ان کو حرام کہتے چلے آرہے ہیں ۔ توان ممنوع اور ناجائز افعال کے ذریعہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور شہدائے کربلا کی یادگار منانا کتنا گناہ ہوگا۔جب منہ پیٹنے اور سینہ کوٹنے سے خود حضرت امام نے منع فرمایا ہے۔امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے بھی ان افعال کی ممانعت ثابت ہے اور خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فتح مکہ کے موقع پر ان رسومِ جاہلیت سے منع فرمادیا ہے،تو پھر حضرت حسینؓ اور دوسرے شہداء کی ارواح کو ان ممنوع افعال سے کیوں کر خوشی ہوسکتی ہے۔

تعجب ہے کہ جنگ بدر اور جنگ اُحد کے شہداء عظام کی یادگار تو امت محمدیہ میں ماتم وتعزیہ کی صورت میں رواج پذیر نہیں ہے۔(اور نہ ہی ہونی چاہیے) تو امام حسینؓ کی شہادت کی یادگار ان منکرات شرعیہ کے ذریعہ کیوں منائی جاتی ہے؟

ایام محرم اور چہلم کی مجالس ِماتم اور جلوس تعزیہ وذوالجناح کی پاکستان میں جس طرح بذریعہ اخبارات ورسائل بل کہ بذریعہ ریڈیو وٹیلیوژن تشہیر کی جاتی ہے، کیا پاکستان کے مقصدِ قیام لا الہ الاّ اللہ کے یہی تقاضے ہیں؟ کوئی مانے یا نہ مانے علمائے اہل السنت والجماعت کا یہ فریضہ ہے کہ مسلمانان پاکستان کو ان منکرات شرعیہ سے بچانے کی کوشش کریں۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر علمائے اسلام کے فرائض میں سے ہے۔

اے سنی مسلمان! حضرت حسینؓ کی یادگار نوحہ وماتم اور دلدل وتعزیہ نہیں،بل کہ امام ھمام کی یادگار عبادت اللہ،نماز،تلاوت قرآن،ذکرودرود،تبلیغ حق،اتباع سنت،تحفظ شریعت،امر بالمعروف نہی عن المنکر اور صبر واستقامت ہے۔حضرت امام

حسینؓ نے خلفائے راشدین امام الخلفاء حضرت ابو بکر صدیقؓ ،حضرت عمر فاروقؓ ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ کی عقیدت و پیروی میں اپنی مقدّس حیات کے لمحات گذارے ہیں۔

آج حسینی مشن کی صحیح یادگار یہ ہے کہ پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کے احیاء کے لیے سرتوڑ کوششیں کی جائیں۔خلافت راشدہ اور حق چار یارؓ کے اعلانِ حق کی گونج پاکستان میں پیدا کی جائے۔یہی کلمہ اسلام لاالہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ کا صحیح تقاضا ہے۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
ہمیں ہے حکم اذاں لا الہ الاّ اللہ

سنی مساجد کا تقدس:

پاکستان کے سنی مسلمانوں کا ہر حکومت سے مطالبہ رہا ہے کہ شیعوں کے ماتمی جلوسوں کے لائسنس منسوخ کر کے فرقہ شیعہ کی ماتمی رسوم کو ان کے امام باڑہ میں محدود کر دیا جائے،لیکن ملک کے موجودہ بحرانی دور کے پیش نظر فوج عبوری حکومت سے پاکستان کے سواد اعظم،اہل السنت والجماعت کی طرف سے کم ازکم یہ ملک گیر مطالبہ لازم ہے کہ چوں کہ سنی مذہب کے عقائد کے تحت یہ جلوس ماتم وتعزیہ ناجائز اور حرام ہیں اور حسبِ ارشاد علمائے اہل سنت ان کا دیکھنا اور سننا بھی ناجائز ہے۔اور سنی مساجد کی گلیوں میں ان ماتمی افعال کا مظاہرہ مساجد کے احترام وتقدس کے خلاف ہے۔اس لیے فوری آرڈیننس کے ذریعہ شیعہ ماتمی جلوسوں کو اس امر پر پابند کر دیا جائے کہ وہ سنی مساجد کی گلیوں میں سے بلا نوحہ وماتم خاموشی سے گذر جائیں۔اس سلسلے میں سنی قرارداد اس رسالہ کے آخر میں شائع کی جارہی ہے۔اس کے مطابق ہر جگہ سے زیادہ سے زیادہ قرارداد یں چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر کو ارسال کر کے مساجد کے احترام وتقدس کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔وما علینا الاّ البلاغ.

سنی قرارداد

مساجد کا احترام ملحوظ رکھا جائے

ایام محرم اور چہلم کے موقع پر عموماً شیعہ فرقہ کے لوگ تعزیہ اور ذوالجناح کے جلوس نکالتے ہیں اور سنی مساجد کی گلیوں میں بھی شیعہ ماتمی جلوس نوحہ وماتم اور سینہ کوبی اور زنجیر زنی کے مظاہرے کرتے ہیں۔ حالاں کہ یہ ماتمی افعال و رسم سنی مذہب کے عقائد کے تحت ناجائز اور حرام ہیں۔ جن کی وجہ سے مساجد کا شرعی احترام وتقدس مجروح ہوتا ہے۔

اس لیے ہم مسلمانانِ اہل السنت والجماعت جنرل ضیاء الحق صاحب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پاکستان (1) سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایک فوری آرڈیننس کے ذریعے شیعہ ماتمی جلوسوں کے لیے یہ حکم نافذ کر دیں کہ وہ سنی مساجد کی گلیوں میں کسی قسم کا کوئی نوحہ وماتم نہ کریں اور خاموشی کے ساتھ وہاں سے جلدی جلدی گزر جائیں۔

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہ (رحمہ اللہ)

- ★ سابق خطیب: مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم (حال: ضلع چکوال)
- ★ بانی: تحریک خدام اہل سنت پاکستان
- ★ 21 محرم، 1398ھ بمطابق یکم جنوری 1978ء

1... یہ کتابچہ چوں کہ اس وقت کے صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم کے زمانے میں شائع ہوا تھا، اس لیے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ ریکارڈ کا ایک حصہ ہے، اس لیے اس قرارداد کو بعینہٖ شائع کیا جا رہا ہے۔ الحمد للہ حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ کی محنت رنگ لائی اور اب مدنی جامع مسجد کے سامنے سے جلوس خاموشی کے ساتھ گزرتا ہے۔ بعض علاقوں میں اب بھی یہ مسائل برقرار ہیں، لہٰذا یہ سنی قرارداد حکومتِ وقت کے سامنے پُرزور انداز میں پیش کی جاتی ہے۔

خدام اہل سنت کی دعا

خدایا اہلِ سنت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص وصبر وہمت اور دیں کی حکمرانی دے
تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں
رسول اللہ ﷺ کی سنت کا ہر سُو نُور پھیلائیں
وہ منوائیں نبی ﷺ کے چار یاروں کی صداقت کو
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو
صحابہؓ اور اہلِ بیتؓ سب کی شان سمجھائیں
وہ ازواجِ ؓ نبی پاک ﷺ کی ہر شان منوائیں
حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
تو اپنے اولیاءؒ کی بھی محبت دے خدا ہم کو
صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
انہوں نے کر دیا تھا روم و ایران کو تہہ و بالا
تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں
تیرے کُن کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل
عروج و فتح و شوکت اور دین کا غلبہ اسلام
ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو
مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو
تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی
رسولِ پاک ﷺ کی عظمت، محبت اور اطاعت کی
تیری توفیق سے ہم اہلِ سنت کے رہیں خادم
ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم
نہیں مایوس تیری رحمتوں سے مظہر ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں، قیامت میں تیری رضواں

مکتبہ خلفائے راشدین
عظمتِ صحابہؓ اور حضرتِ مدنیؒ
مصنف
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
مکتبہ خلفائے راشدین، پنڈی روڈ، چکوال
0306-5523264 0331-8468887